صحيح نهج اُلبَلاغَہ

Nahjul-Balagha.net

اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے ،

نہج اُ لبلاغہ اور اس کی صداقت ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے گونج رہا ہے ؛ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جسکی تدوین سال ۴۰۰ ہجری میں کی گئی اور جس میں مورخ یا ذرائع کی کوئی اسناد نہیں ملتی ہے[1]۔ اس حقیقت نے ان لوگوں کے لئے مسائل پید ا کیے جو اس کتاب پر یقین کرتے ہیں ۔ دورِ حاضرہ تک شعیہ الجھن میں رہے جب السعید عبدالزہرہ الخطیب نے اپنی مصادر نہج اُ لبلا غہ و اسنیدہُ (نہج اُلبلاغہ کے ذرائع اور اسناد) تحریر کی اور نہج اُلبلاغہ کی بنیا د کے لئے شواہد اکٹھے کیے جو کہ شکوک و شبہات رکھنے والوں کے اعتراضات کا سامنا کر یں ۔ ان کے نتائج سے شعیہ خوش تھے اور کسی نے بھی انکے کام کی تنقید میں قلم نہیں اٹھایا۔ اسی وجہ سے ہم نے یہ اپنا فرض سمجھا کہ امیر المومنین ؓ کی خدمت کریں کیونکہ ان کے ساتھ جوڑے جانے والے جھوٹ بہت بڑھ گئے ہیں ۔ ہم نے ان ذرائع اور اسناد کا مطالعہ کیا جو کہ السعید عبدالزہرہ نے شعیہ حدیث تنقید کا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے فراہم کی ہیں ا ور ہم نے ان کے دیے گئے معیار کے مطابق اسکی درجہ بندی کی ہے۔ جو لوگ جو اس مطالعے کی تفصیلات میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اسے ہماری ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں ۔

اپنی تحقیق کو تکمیل دینے کے لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ اصل کام میں سے جو بھی رہ گیا ہے اسے ایک علیحدہ پی ڈی ایف فائل میں اکٹھا کر دیں۔ یہ تدوین الشریف الراضی کی شمولیت کے بغیر کلی طور پر تصدیق شدہ خطبوں ، خطوط ،اور کہاوتوں پر مرکوز ہے۔ ہم کہیں کہیں لکھائی میں مرکزی اختلافات کی نشاندہی کرتے رہیں گے جو ہمیں حقیقی ذرائع سے معلوم ہوئے۔ لہٰذا جو کوئی بھی درست الفاظ کی تلاش میں ہے وہ فُٹ نوٹس میں دیے گئے ذرائع کو دیکھیں۔

ٹیم Nahjul-Balagha.net

[1] ہم نے کچھ خطبوں کے عنوانات میں دیکھا کہ الشریف الراضی اپنے ذارئع متعین کرتے ہیں ۔ مثلاً وہ الاموی، الوقدی، الطبری اور دوسرے ذرائع کا ذکر کرتے ہیں جن پر شیعہ یقین نہیں رکھتے۔ وہ جو معروضی ہیں وہ اس بات سے واقف ہیں کہ الراضی نے اپنی تمام تدوین ہر طرح کی رپورٹ پر کی ہےاور امیر المومنین سے منسلک ناقابل اعتماد بیانات کو خارج نہیں کیا۔

امیر المومنین کے خطبے

خطبہ۱۶ - جب انہوں نےمدینہ میں بیعت لی : جو میں کہہ رہا ہوں اس کی ذمے داری کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اس کے لئے جواب دہ ہوں ۔ وہ جسے تجربات نے واضح طور ماضی کی عبرت ناک سزائیں(جو اللہ نے لوگوں کو دیں) دکھائیں، تقوی کی وجہ سے شک میں گرنے سے بچ گیاتم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہی مصیبتیں تم پر بھی واپس آئیں جو اس زمانے میں تھیں جب نبی کریّم کو بھیجا گیا۔ اللہ کی طرف سے جس نے اعتماد اور سچائی سےنبی کریّم کو بھیجا ، تم بُرے طریقے سے تباہ ہو گے، بڑی طرح ہلائے جاؤ گے جیسے چھاننی میں ہلایا جاتا ہے اور کھانے کے برتن میں چمچہ ہلائے جانے کی طرح تب تک مکمل طور پر ملائے جاؤ گے جب تک کہ تمہارا سب سے نیچا شخص اونچا نہ ہو جائے اور اونچے شخص نیچے نہ ہو جائیں ، جو پیچھے ہیں وہ آگے آ جائیں گے اور جو آگے ہیں وہ پیچھے چلے جائیں گے۔ اللہ کی قسم میں نےایک بھی لفظ نہیں چھپایا ہے نہ کوئی جھوٹ بولا ہے اور مجھے اس واقع اور اس وقت سے مطلع کیا گیا تھا۔ ہوشیار رہو ، گناہ بےقابو گھوڑوں کی طرح ہیں جن پر ان کے سواروں کو بٹھا دیا گیا ہے اور ان کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دی گئیں ہیں تاکہ وہ ان کے ساتھ جہنم میں چھلانگ لگا دیں ۔ ہوشیار رہو ، تقویٰ تربیت یافتہ گھوڑوں جیسا ہے جن پر گھڑ سوار ہاتھ میں لگاموں کے ساتھ بیٹھے ہیں تاکہ وہ سواروں کو جنت میں لے جائیں ۔ یہاں صحیح اور غلط ہے اور ان دونوں کے پیروکار ہیں۔ اگر برائی حاوی ہو ، یہ ماضی میں (ہمیشہ) رہی ہے اور اگر سچائی جھک جائے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے۔ ایسا کم ہی ہو تا ہے کہ پیچھے رہنے والی چیز آگے آ جائے[۲]۔

خطبہ ۱۷ - وہ جو لوگوں میں انصاف کے لئے بیٹھتے ہیں لیکن اس کے قابل نہیں ہیں : تمام لوگوں میں اللہ کی نظر میں سب سے ذیادہ مکروہ دو اشخاص ہیں ۔ ایک جو خو د میں مگن ہے ۔ لہٰذا وہ حق کے راستے سے بھٹک چکا ہے اور (ناجائز) بدعتوں کے بارے میں بولنا اور غلط راستے کی ترغیب دینا پسند کرتا ہے ۔ لہٰذا وہ ان لوگو ں کے لئے نقصان کا باعث ہے جو اس کےگرویدہ ہیں ، وہ اپنے سے پہلے آنے والوں کی دی گئی راہنمائی سے پھر گیا ہے اور جو اس زندگی میں اور اس کی موت کے بعد اس کی پیروی کرتے ہیں ان کے لئے بھٹک جانے کا باعث ہے ، وہ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اپنے ہی بُرے اعمال میں پھنسا ہوا ہے ۔ دوسرا شخص وہ ہےجس نے جہالت کو چُنا۔ وہ جاہلوں کے بیچ چلتا پھر تا ہے، شرارت کی تہہ میں بے حس ہو گیا ہے اور امن کے فوائد اسے دکھائی نہیں دیتے ۔ اس جیسے اشخاص نے اسےعالم کا نام دیا ہے لیکن وہ عالم ہے نہیں۔ وہ صبح سویر ے وہ چیزیں اکٹھی کرنے جاتا ہے جن کی کمی ان کی افراط سے بہتر ہے ، یہاں تک کہ اس نے آلودہ پانی سے اپنی پیاس بجھا ئی اور بے معنی چیزیں حاصل کیں ، وہ لوگو ں میں قاضی بن کر بیٹھتا ہے تاکہ ان مسائل کو حل کرے جو انہیں پریشان کر رہے ہیں۔اگر اس کے سامنے کوئی ابہام مسئلہ رکھا جاتا ہے تو وہ اپنی سمجھ کے مطابق خستہ حال دلائل دیتا ہے اور اس کی بنیاد پر فیصلہ سناتا ہے۔ اس طرح وہ شکوک و شبہات میں ایسا جکڑا ہوا ہے جیسے کہ مکڑی کے جال میں۔ بِنا یہ جانے کہ وہ صحیح تھا یا غلط اگر وہ صحیح ہوتا ہے تو اسے ڈر ہوتا ہے کہ اس نے کوئی غلطی نہ کی ہو ، جبکہ اگر وہ غلط ہو تو وہ امید کرتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو۔ وہ جاہل ہے جو بغیر کسی مقصد کے اندھیرے میں چلا جا رہا ہے۔ اس نے علم کی حقیقت دریافت کرنےکی کوشش نہیں کی ۔ وہ روایات کو یوں بکھیرتا ہے جیسے کہ ہوا خشک پتوں کو بکھیرتی ہے۔ اللہ کی قسم وہ اس قابل نہیں ہےکہ وہ اپنی جانب آنے والے مسئلوں کو سلجھا سکےاور نہ ہی وہ اس عہدے پر پورا اترتا ہے جو اسے سونپا گیا ہے۔ جو وہ نہیں جانتا وہ اسے جاننے کے قابل نہیں سمجھتا۔ وہ اس حقیقت کو نہیں جانتا کہ جو اس کی پہنچ سے باہر ہے وہ دوسروں کی پہنچ میں ہے۔ اگر کوئی بات اسے واضح نہیں ہوتی وہ اس پر خاموش رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی جہالت کو جانتا ہے۔ بھٹکی ہوئی زندگیاں اس کے غیر منصفانہ فیصلوں پر رورہی ہیں اور ملکیتیں (جن کو غیر درست طور پر بیچا یا ٹھکانے لگایا گیا) اس کے خلاف بُڑبُڑاتی ہیں ۔ میں اللہ

---

[۲] الکلینی روضۃ الکافی میں بیان کرتے ہیں ، صفحہ ۶۷ پر، اس میں اہم اضافےشامل ہیں ، جیسے کہ : "خطا کرنے والوں میں پہلے آدم کی بیٹی عناق تھی —اور اس کی بیس انگلیاں اور ہر انگلی میں دو منہ کی درانتی کی شکل کے ناخن تھے۔ اللہ نے پھر ایک شیر نما ہاتھی، ایک بھیڑیا نما اونٹ، اور ایک باز نما خچر بھیجااور انہوں نے اسے مار دیا"۔

سے اُن اشخاص کی شکایت کرتا ہوں جو جہالت میں زندگی بسر کرتے اور جہالت میں مرتے ہیں ۔ ان کے لئے قرآن سے ذیادہ بےقدر چیز اور کوئی نہیں ہے اگر اس کی تلاوت ایسے کی جائےجیسے کی جانی چاہیئے، کوئی چیز قرآن سے ذیادہ قابل قدر نہیں ہے اگر اس کی آیات کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے، نہ کوئی چیز نیکی سے ذیادہ بُری نہ ہی بدی سے ذیادہ نیک ہے[۳]۔

خطبہ۵۰ - درست اور غیر درست کا مرکب : برائی کے وقوع ہونے کی وجہ وہ خواہشات ہیں جن پر عمل پذیری ہوتی ہے اور وہ احکامات ہیں جو کہ ایجاد کیے گئے ہیں ۔ وہ اللہ کی کتاب کے خلاف ہیں ۔ لوگ ان کے متعلق ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں حالانکہ یہ اللہ کے دین کے خلاف ہے۔ اگر بُرائی خالص اور آمیزش سے پاک ہو تو یہ ان سے نہیں چھپے گی جو اس کی تلاش میں ہیں ۔ اور اگر اچھائی خالص اور بُرائی کی آمیزش سے پاک ہو تو وہ جو اس سے نفرت رکھتے ہیں خاموش کر دیے جاتےـتاہم کیا یہ گیا کہ کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے لیا گیااور دونوں کو یکجا کر دیا گیا! اور اس مر حلے پر شیطان اپنے دوستوں کو ذیاد ہ با اختیا ر بنا دیتا ہے اور وہ اکیلے ہی اس سے فرار ہو جاتے ہیں جس کے لئے " اللہ کی طرف سے پہلے نیکی بانٹی گئی "[۴]

خطبہ ۹۵- میں نے صحابہ کرام کو دیکھا لیکن میں نے کسی کو ان جیسا نہیں پایا۔ وہ دن کا آغاز چہرے اور بالوں میں مٹی کے ساتھ کرتے تھے (زندگی کی مشکلوں میں) اور رات سجدہ اور دعاؤں میں کھڑے ہو کر گزارتے تھے۔ کبھی وہ اپنے ماتھے ٹیکتے تھے اور کبھی اپنے گال ۔ اپنے حشرِ قیامت کے خیال کے ساتھ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویا جلتے انگاروں پر کھڑے ہوتے تھے ۔ یو ں لگتا تھا کہ دیر تک سجدےمیں رہنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان جو نشانات ہیں وہ بکریوں کے گھٹنوں جیسے ہیں ۔ جب اللہ کا ذکر آتا تو ان کے اتنے آنسو بہتے کہ ان کی قمیض گردن سے بھیگ جاتی ۔ وہ سزا کے خوف اور جزا کی امید سے کانپتے جیسے درخت طوفانی ہوا کے دن میں کانپتا ہے۔ [5]

خطبہ ۲۰۲- اللہ تم پر رحم کرے! سفر کے لئے خود کو تیار کرو کیونکہ روانگی کا اعلان ہو گیا ہے۔ [۲]

---

[۳] الکلینی نے الکافی ا / ۵۵میں بیان کیا۔ اس میں الفاظ اور ترتیب میں کئی اختلاف پائے جاتے ہیں ۔
[۴] البرقی المحاسن میں بیان کرتے ہیں ا /۲۰۸ اور الکلینی الکافی میں ا /۵۴۔
[۵] الکلینی اصول الکافی میں بیان کرتے ہیں ۲/۲۳۶۔ اس میں معروف بن خربوتھ کا ذکر شامل ہے جو ان کی نظر میں قابل اعتبار ہے جو علی ابنِ ابراہیم القمی کی قرآن کی تفسیر کی تصدیق کو قبول کرتے ہیں ۔
[۲] الصدوق اپنی الامالی کے ۷۵ ویں اجتماع میں بیان کرتے ہیں ۔

امیر المومنین کے خطوط

خط ۲۴۔ درج ذیل امام علی کی وصیت ہے جس میں انہوں نے ہدایات دیں کہ ان کی جائیداد و ملکیت کے ساتھ کیا جائے ۔ یہ وصیت ان کے جنگِ صفین سے لوٹنے کے بعد لکھی گئی ۔ : اللہ کے بندےعلی بن ابی طالب نے اپنی ملکیت کے متعلق یہ رقم کیا جو اللہ کی خوشنودی کے طالب ہوئے تاکہ اس نیک عمل سے ان کو جنت اور امن نصیب ہو۔ وصیت میں سے: یہ حسن ابن علی کے زیر انتظام رہے گی ۔ وہ اپنی ذرائع آمدنی کے لئے اس میں سے مناسب حصہ لیگا اور اسے صدقہ اور خیرات میں خرچ کر ے گا۔ اگر حسن کو کچھ ہو جاتا ہے اور حسین زندہ رہتا ہے تو حسن کے بعد حسین اس کے انتظام کو دیکھے گا اور اس کے مطا بق اسے چلائے گا۔ خیراتی جائیداد میں فاطمہ کے دونو ں کے دو بیٹوں کے ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ علی کے سب (دوسرے) بیٹوں کے۔ میں نے اللہ کی خوشنودی اور اللہ کے رسول ﷺ کی قربت حاصل کرنےکےلئے اور ان کی رشتے داری اور ذات کا احترام کرتے ہوئے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کےانتظام کے (افعال) مرتب کر دیے ہیں ۔ جو بھی اس جائیدا د کا ذمہ لے گا اس کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ ملکیت کو اسی طرح رکھے جیسے وہ ہے اور اس سے اسی طرح متمع ہو جیسے کے حکم اور ہدایت دی گئی ہے۔ اسے تب تک ان گاؤں کی شجرکاری میں پنیری فروخت نہیں کرنی ہے جب تک کہ زمین ان کو پودوں میں تبدیل کر کے اپنی شکل نہ تبدیل کر لے۔ اور ان تمام غلام لونڈیوں کے لئے جو میرے ماتحت تھیں ، اگر ان میں سے کسی کا بچہ ہو یا ان میں سے کو ئی حمل سے ہو تو وہ بچے کی خاطر رکھی جائے اور اس کا حصہ نکالا جائے۔ اگر بچہ مر جائے اور وہ زندہ رہے تو وہ آزاد ہے ۔ اسے غلامی سے آزاد کر دیا جائے اور اسے آزادی دی جائے۔ [۷]

خط ۲۵۔ ذکاۃ کے جانچنے اور اکٹھا کرنے والوں کے لئے ہدایات : اللہ کےڈر کے ساتھ آگے بڑھو جو واحد ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ کسی مسلمان کو مت ڈراؤ۔ اسے ناخوش کرنے کے لئے اس کی زمین کسی اور کو مت دو۔ اللہ کے حصے کے علاوہ اور اس سے ذیادہ اس کی ملکیت میں کچھ نہ لو۔ جب تم کسی قبیلے میں جاؤ تو تمہیں ان کی پانی کی جگہ پر جانا چاہیئے بجائے اس کے کہ تم ان کے گھر میں داخل ہو۔ پھر امن و احترام کے ساتھ ان کی طرف بڑھو جب تک کہ تم ان کے درمیان کھڑے نہ ہو جاؤ۔ پھر انہیں سلام کرو اور اس میں سستی نہ برتو اور پھر ان سے کہو، " اے اللہ کے بندو ، اللہ کے نائب اور خلیفہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم سے تمہاری ملکیتوں میں سے اللہ کا حصہ اکٹھا کروں ۔ کیا تمہاری ملکیتوں میں اس کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ہاں ، تو اس کے نائب کو دے دو۔" اگر ان میں سے کوئی "ناں " کہے تو دوبارہ مت مانگو۔ اگر کوئی تم سے مثبت طور پر بات کرے تو اسے بغیر خوفزدہ کیے ، بغیر دھمکی دیے ، بغیر کسی دباؤ کے یا بغیر اسے ستائے اس کے ساتھ جاؤ۔ جو بھی وہ تمہیں دے وہ لے لو جیسے کہ سونا یا چاندی (سکے)۔ اگر اس کے پاس مویشی یا اونٹ ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر ان تک مت جاؤکیونکہ ان کا ذیادہ حصہ اس کا ہے۔ اس لئے جب تم وہاں پہنچو تو ان تک ایسے رسائی نہ کرو کہ جیسے تمہیں ان پر پورا اختیار ہے یا زور آزمائی سے۔ کسی جانور کو خوفزدہ نہ کرو ، کسی کو تنگ نہ کرو اور مالک کو کسی کے بارے میں دُکھی نہ کرو۔ ملکیت کو دو حصوں میں تقسیم کرو اور مالک کو ایک کا انتخاب کرنے دو۔ جب وہ انتخاب کر لے تو اس پر اعتراض نہ کرو۔ پھر جو باقی رہ گئی ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کرو اور اسے انتخاب کرنے دو اور جب وہ منتخب کر لے تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرو۔ ایسا تب تک جاری رکھو جب کہ اتنا نہ رہ جائے جو اللہ کی ادائیگی کے لئے کافی ہو۔ پھر اس میں سے اللہ کا حصہ لے لو۔ اگر وہ تمہارے فعل پر سوال کرے تو اس کی رائے کی اجازت دو، پھر دو (علیحدہ کیے ہوئے) حصوں کو ملاؤ اور دوبارہ وہی عمل دہراؤ جو تم نے اس کی ملکیت میں سے اللہ کا حصہ لینے کے لئے کیا تھا۔ ضعیف، بدحال ، معذور یا بیمار جانور مت لو۔ جانوروں کو کسی کے سپرد(تحویل

---

[۷] الکلینی نے الکافی میں بیان کیا ۴۹/۷ اور اس میں اہم اضافے شامل ہیں : " اگر الحسن اور الحسین کے ساتھ کچھ ہو جائے تو ان کے بعد والا شخص علی کے بچوں میں سے کسی کو ڈھونڈھے ۔ اگر انہیں کوئی ایک ایسا ملے جسے وہ اس کے اسلام ، راہنمائی م اور بھروسے میں قبول کریں تو اسے یہ سو نپ دی جائے ۔ اگر اسے ایسا کوئی نہ ملے تو وہ ابو طالب کی اولاد میں دیکھے جس سے وہ مطمئن ہو۔ اگر وہ ایسا پائے کہ ابو طالب کے قابلِ ذکر فرزند انتقال کر گئے ہیں تو وہ بنی ہاشم میں سے جسے چاہے اس پر یہ چھوڑ دے۔"

کے لئے) نہ کرو سوائے اسکے جس پر تمہیں اعتماد ہو کہ وہ مسلمان کی ملکیت کا تب تک خیال رکھے گاجب تک انکے سردار کو نہ دید ے جو اسے تقسیم کریں گے۔ اسے کسی کے سپرد نہ کرو سوائے اس کے جو خیر خواہ ہو، متقی ، قابل اعتماد اور ہوشیار ہو اور جو مسلمان کی ملکیت کے ساتھ سختی نہ کرے، نہ ہی انہیں بہت ذیادہ بھگائے، نہ انہیں تھکائے، اور نہ ان سے کام لے۔ پھر ہمیں وہ سب بھیجو جو تم نے اکٹھا کیا ہےاور ہم اس سےوہی کریں گے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ جب تمہارے امین کو (جانور)سونپا جائے تو اسے بتاؤ کہ وہ مادہ اونٹ کو اس کے بچے سے الگ نہ کرے اور اس کا سارا دودھ نہ دوھ لے کیونکہ اس سے اس کے بچے پر اثر ہو گا اور یہ بھی کہ وہ اسے سواری کے لئے استعمال نہ کرے۔ اس معاملے میں وہ اس کے متعلق اور اسکے تمام ساتھیوں کے متعلق انصاف سے برتاؤ کرے۔ وہ اونٹوں (جو تھکے ہوں) کو آرام کرنے دے ، اور انہیں آرام سے چلائے جن کے کھر رگڑے گئے ہیں ۔ جب تم چشمے کے پاس سے گزو تو اونٹوں کو وہاں پانی پینے کے لئے روکو اور انہیں ذرخیز زمین سے ہٹا کر بنجر راستے پر مت موڑو۔ وہ انہیں وقفے وقفے سے آرام کرنے دے اور انہیں پانی اور گھاس کے پاس وقت گزارنے دے۔ اس طرح جب وہ اللہ کے حکم سے ہم تک پہنچیں گے تو وہ موٹے تازے اور گودے سے بھرے ہونگے اور تھکے ماندہ اور بدحال نہیں ہونگے ۔ ہم پھر انہیں اللہ کی کتاب کے(احکام) اور اس کے نبی ﷺ کی *سنت* مطابق تقسیم کر لیں گے۔ یقیناً یہ تمہارے لئے بڑے اجر کا باعث ہو گا اور راہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ اگر اللہ کی رضا ہوئی تو۔ [۸]

خط ۴۷ : مسجد الکوفۃ میں صبح کی نماز ادا کرنے دوران عبدلرلحمان بن مجلم سے زخمی ہونے کے بعد الحسین اور الحسن کو وصیت : میں تم (دونوں)کو نصیحت کر تا ہوں کہ تم دونوں اللہ سے ڈرنا اور اس دنیا (کی فرحتوں) کے پیچھے مت جانا چاہے وہ تمہارا پیچھا کریں ۔ تمہیں دنیا کی جو چیز نہیں ملی اس کے لئے افسوس مت کرنا۔ سچ بولنا اور اجر(کی امید) کے لئے اعمال کرنا۔ ستانے والے کے دشمن اور ستائے جانے والے کے مدد گار ہونا۔ میں تم (دونوں) کو، اپنی تمام اولاد کو ، اور اپنے خاندان کے افراد کو اور ہر اس شخص کو جس تک میری لکھائی پہنچے یہ نصیحت کر تا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے تمام معا ملو ں میں ترتیب رکھو، اور آپس میں اچھے تعلقات رکھو کیونکہ میں نے تمہارے دادا (نبی کریم ﷺ) کو یہ کہتے سنا، " کہ آپس کے تعلقات بہتر کرنا نماز اور روزوں سے بہتر ہے۔" (ڈرو) اللہ سے (اور) یتیموں کے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو۔ لہٰذا انہیں بھوکا رہنے مت دو اور وہ تمہاری موجودگی میں تباہ نہ ہوں ۔ (ڈرو) اللہ سے (اور) پڑوسیوں کے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو کیونکہ وہ بنی ؐ کی نصیحت کا حصہ تھے ۔ وہ ان کے حقوق کے لئے نصیحت کرتے رہے یہانتکہ ہم نے سوچا وہ انہیں وراثت میں حصے کی بھی اجازت دیں گے۔ (ڈرو) اللہ سے (اور) قرآن کے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو۔ کوئی اس پر عمل کرنے میں تمہیں پیچھے نہ چھوڑ دے۔ (ڈرو) اللہ سے (اور) نمازکے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو۔ کیونکہ یہ تمہارے دین کا ستون ہے ۔ (ڈرو) اللہ سے (اور) اللہ کے گھر کعبہ کے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو۔ جب تک تم زندہ ہو اسے مت چھوڑو کیونکہ اگر اسے چھوڑ دیا تو تم نہیں بچو گے۔ (ڈرو) اللہ سے (اور) جہاد کے معاملے میں اللہ کی راہ میں میں اپنی ملکیت، جانوں اور زبانوں کی مدد سےاسمیں اللہ کو سامنے رکھو۔ تمہیں رشتے داروں کا احترام اور دوسروں کے لئے خرچے کا خیال رکھنا ہے۔ ایک دوسرے سے منہ پھیرنا چھوڑ دو اور آپس میں عداوتیں ختم کرو ۔ اچھائی کرنے سے مت چونکو اور برائی سے روکنا مت چھوڑوایسا نہ ہو کہ برائی تم پر حاوی ہو جائے اور پھر اگر تم نماز پڑھو تو تمہاری نماز قبول نہیں ہو گی۔ [۹]

خط ۴۸۔ اب دنیا کی مثال اس سانپ کے جیسی ہے جو چھونے میں تو نرم ہے لیکن جسکا زہر ملک ہے۔ [۱۰]

---

[۸] الکلینی الکافی میں الفاظ کے اختلاف کے ساتھ بیان کرتے ہیں ۵۳۶/۳

[۹] الکلینی الکافی میں بیان کرتے ہیں ۵۱/۷ اور اس میں اہم اضافہ شامل ہے: (ڈرو) اللہ سے (اور) اپنےنبی ؐ کے صحابہ کے معاملے میں اللہ کو سامنے رکھو جنہوں نے غیر معمولی گھنو نا گناہ نہیں کیا نہ ہی انہوں نے جنہوں نے انہیں پناہ دی کیونکہ رسول اکرمﷺ نے ان کے لئے وصیت کی تھی کہ ان کا اچھا خیال رکھا جائے اور ان میں سے ان پر اور دوسروں پر لعنت کی جنہوں نے غیر معمولی گھنونا گناہ کیا یا ان کو پناہ دی جنہوں نے کیا۔"

[۱۰] الکلینی الکافی میں ۱۳۶/۲ میں الفاظ میں اہم اختلافات کےساتھ بیان کرتے ہیں ۔

امیر المومنین کی کہاوتیں

۳۶- امیر المومنین نے فرمایا: جو کوئی بھی اپنی خواہش کو طول دیتا ہے وہ اپنےاعمال کو تباہ کرتا ہے۔ [۱۱]

۸۹- امیر المومنین نے فرمایا: اگر ایک شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو صحیح رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور دوسرے لوگوں کے بیچ معاملات کو صحیح رکھتا ہے؛ اور اگر آدمی اپنی اگلی زندگی کے معاملات کو صحیح رکھتا ہے تو اللہ اس کے اس دنیا کے معاملات کو صحیح رکھتا ہےجو بھی اپنا قول و فعل سیدھا رکھے اللہ اسکا محافظ ہے۔ [۱۲]

۹۰- امیر المومنین نے فرمایا: اسلام کا سب سے کامل فقیہ وہ ہے جو اللہ کی رحمت پر سے لوگوں کی امید چھوٹنے نہیں دیتا، اللہ انہیں اپنی مہربانی سے مایوس ہونے نہیں دیتا اور انہیں اللہ کی سزا سے بَری محسوس ہونے نہیں دیتا۔ [۱۳]

۲۷۱۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ دو اشخاص کو امیر المومنین کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے جائیدادِ عامہ کی چوری کی تھی ۔ ان میں سے ایک غلام تھا جسے جائیدادِ عامہ سے خریدا گیا تھا اور دوسرے کو لوگو ں میں سے کسی نے خریدا تھا۔ پھر امیر المومنین نے فرمایا: اس کے لئےجو عوام کے پیسے کی ملکیت ہے ، اس کے لئے کوئی سزا نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی ایک ملکیت نے اللہ کی دوسری ملکیت لےلی ۔ اور جہاں تک دوسرے کی بات ہے تو اسے سزا ملنی چاہیے ۔ نتیجتاً اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ [۱۴]

۳۰۶- امیر المومنین نے فرمایا: مصیبت ذدہ شخص کو دُعا و نماز کی اس شخص سے ذیادہ ضرورت نہیں ہے جو مصیبت سے بچ گیا ہو لیکن اس کا سامنا کرنے کے قابل نہ ہو۔ [۱۵]

۳۶۵- امیر المومنین نے فرمایا: خیال اور تصور ایک واضح آئینہ ہے اور(ارد گرد کی چیزوں سے)سبق حاصل کر نا تنبیہ اور نصیحت فراہم کرتا ہے۔ یہ اپنی اصلاح کرنے کے لئے کافی ہے کہ تم اس سے کنارہ کرو جو تمہیں دوسروں میں بُرا لگتا ہے۔ [۱۶]

۴۴۷- امیر المومنین نے فرمایا:جو کوئی بھی شرعی قوانین جانے بغیر تجارت کرتا ہے وہ سود خوری میں مبتلا ہو گا۔ [۱۷]

۴۷۸- امیر المومنین نے فرمایا: اللہ نے جاہل پر یہ لازم نہیں ٹھہرایا کہ وہ سیکھے پر اس نے سیکھے ہوئے پر سکھانا لازمی ٹھہرایا ہے۔ [۱۸]

---

[۱۱] الحسین بن الاحوزی الزھد کے صفحہ۱ ۸ میں لکھتے ہیں ، الکلینی نے الکافی میں ۷۱/۱ میں بیان کیا ، اور الصدوق نے الکشال ۱۱/۱ میں بیان کیا۔

[۱۲] البرقی نے المحاسن کی ۱/ ۲۹ میں بیان فرمایا، الکلینی نے الروضۃ صفحہ ۳۰۷ میں بیان کیا، الصدوق نےالکشال میں ۲۲/۱ میں اور الامالی صفحہ ۶۲۔ اسناد النوفلیۃ کے گرد گھومتی ہیں جو ان کی نظر میں قابل اعتبار ہے جو علی ابنِ ابراہیم القمی کی قرآن کی تفسیر کی تصدیق کو قبول کرتے ہیں ۔

[۱۳] الکلینی نے الکافی میں بیان کیا ۳۶/۱ اور الصدوق نے المعانی الاکبر میں صفحہ ۶۲۲

[۱۴] الکلینی نے الکافی میں بیان فرمایا ۲۶۴/۷

[۱۵] الصدوق الامالی میں لکھتے ہیں ، صفحہ ۱۰۹

[۱۶] الطوسی نے الامالی میں بیان کیا ۱۱۴/۱

[۱۷] الکلینی الکافی میں رقم فرماتے ہیں ۵/ ۱۰۴ اور الصدوق الفقیہ میں ۱۲۰/۳

[۱۸] الکلینی نے الکافی میں فرمایا ۴۱/۱

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۲	i--تعارف
۳	iii--امیرالمومنین کے خطبے
۵	v--امیر المومنین کے خطوط
۷	vii-- امیر المومنین کی کہاوتیں
۸	vii--فہرستِ مضامین